بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج اور عمرہ

حج اور عمرہ = لفظِ حج کا معنیٰ قصد اور ارادہ کرنا ہے۔ جب کہ عمرہ کا لفظ زیارت کی لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں ''حج اور عمرہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مخصوص اعمال کی ادائیگی کی نیّت سے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا''۔

فضائلِ حج وعمرہ = عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''أَدِيمُوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبثَ الْحَدِيْدِ '' (سنن نسائی و ابن ماجه) ہمیشہ حج وعمرہ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ انسان سے فقر وفاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹّی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔
اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ '' (مسند بزار وسنن نسائی) ترجمہ:۔ حج اور عمرہ کے لئے جانے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں، اللہ نے انہیں بلایا ہے تو وہ حاضر ہوگئے اور اب اللہ سے جو بھی مانگیں گے وہ اللہ انہیں عطا کر دے گا۔
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ حج مبرور کا بدلہ صرف اور صرف جنّت ہے'' (سنن نسائی۔ابن ماجہ)

حج کی فرضیت = مشہور روایت کے مطابق حج سن نو (۹ ھ) ہجری کو فرض ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیّبہ میں ایک ہی حج ۱۰ھ ہجری میں ادا فرمایا، جسے ''حجۃ الوداع'' کہا جاتا ہے۔ (زاد المعاد)

حج کا حکم = حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان عاقل بالغ پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ اور اسکی فرضیت کا منکر دائرہء اسلام سے خارج ہے۔

حج کی فرضیت کے شرائط = ۱۔اسلام ۲۔ بلوغت ۳۔عقل ۴۔آزاد ہونا ۵۔فرضیت کا علم ہونا ۶۔استطاعت ۷۔عورت کے لئے محرم کا ساتھ ہونا۔

استطاعت کا مفہوم = استطاعت سے مراد یہ ہے کہ حاجی تندرست ہو اور سفر کرنے کے قابل ہو، سفر آمد ورفت کے اخراجات کے علاوہ اہل وعیال کے نان نفقہ کا انتظام ہو، راستہ پُر امن ہو اور حکومت کے طرف سے اس پر کوئی پابندی نہ ہو۔

عمرہ کا حکم = شوافع اور حنابلہ کے نزدیک فرض ہے اور باقی ائمّہ کرام کے نزدیک سنّتِ مؤکّدہ ہے۔

میقات = کویت سے ''حج'' یا ''عمرہ'' کی ادائیگی کے لئے جانے والے یا تو یہاں سے سیدھے ''مکّہ مکرمہ'' جائیں گے، ایسی صورت میں ان کی میقات طائف سے کچھ پہلے ''السیل الکبیر'' (قرن المنازل) نامی جگہ ہے، وہاں سے احرام باندھیں، یا پھر پہلے ''مدینہ طیّبہ'' کا رُخ کریں گے تو ایسی صورت میں ''مدینہ منورہ'' سے جب ''مکّہ مکرمہ'' کا رُخ کریں گے تو مدینہ سے نکلکر ''ابیارِ علی'' (ذو الحلیفہ) جو کہ اہلِ مدینہ کا میقات ہے' سے احرام باندھیں گے۔
عمرہ ادا کرنے کا طریقہ = عمرہ کے تین ارکان ہیں۔
(۱) اِحرام (۲) طواف (۳) سعی۔

اِحرام باندھنا = احرام سے قبل حجامت بنوانا غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔ غسل کرنے کے بعد مرد' دو بغیر سلی چادروں میں (بہتر ہے کہ سفید ہوں

)احرام اس طور پر باندھیں کہ ایک چادر بطورِ تہ بند اور دوسری اوپر اوڑھ لیں ،لیکن سر کو ننگا رکھنا ضروری ہے اور عورتیں عام صاف ستھرے لباس میں احرام کی نیّت کرلیں ۔

2

احرام کی پابندیاں = حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل اشیاء سے اجتناب ضروری ہے ۔ ۱) خوشبو لگانا ۲) بال کٹوانا ۳) ناخن تراشنا ۴) سِلا ہوا لباس پہننا ۵) بیہودہ کلام اور لڑائی جھگڑا کرنا ۶) مردوں کے لئے سر ڈھانکنا ۷) عورتوں کے لئے چہرہ چھپانا،لیکن اگر غیر محرم مرد موجود ہوں تو ان سے پردہ کرنا ضروری ہے ۸) دستانے یا جرابیں پہننا ۹) ازدواجی تعلقات قائم کرنا یا ان کے متعلقات ۱۰) منگنی یا نکاح کرنا یا کروانا ۱۱) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار میں معاونت کرنا ۔ یاد رہے کہ اگر حالتِ احرام میں جان بوجھ کر ان مذکورہ بالا چیزوں کا ارتکاب کیا تو دم واجب ہوگا سوائے جماع کے، کیونکہ اس سے حج یا عمرہ فاسد ہوجاتا ہے ۔ لیکن لاعلمی میں سوائے جماع اور شکار کے اور کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھے تو اللہ تعالی معاف کردے گا ۔ نیز احرام کی حالت میں عینک لگانا' چھتری استعمال کرنا،گھڑی پہننا،انگوٹھی پہننا اور کمر بند استعمال کرنا جائز ہے ۔

نیّت کرنا = احرام کے بعد ان الفاظ سے عمرہ کی نیت کرنی چاہیئے "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ" اور اگر نیت کرتے وقت یہ شرط ساتھ کرلیں "اَللّٰھُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ" تو بہتر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے حج یا عمرہ کئے بغیر کسی مجبوری کی بنا پر احرام کھولنا پڑ جائے تو دم واجب نہیں ہوگا ۔

تلبیہ پڑھنا = احرام کی نیت کرلینے کے بعد میقات سے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے قبلہ رو ہوکر تلبیہ شروع کریں"
اور عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں کہ غیر محرم مردوں تک انکی آواز نہ جائے ۔ یہ تلبیہ بیت اللہ میں پہنچنے تک جاری رہے گا اور جب بیت اللہ نظر آجائے تو تلبیہ بند کردیں اور باوضو ہوکر مسجد حرام میں داخل ہوں ۔

مسجد حرام میں داخلہ = مسجد حرام بیت اللہ میں داخل ہوتے ہوئے پہلا دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں " بِسْمِ اللهِ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ أَللّٰھُمَّ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ "

کعبۃ اللہ دیکھ کر = ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنا' یعنی " أَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْکَ السَّلامَ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ "کہنا مستحب ہے ۔

2

۔طواف = بیت اللہ میں پہنچ کر سب سے پہلا کام "طواف" کرنا ہے اور اسے "طوافِ قدوم" کہتے ہیں لیکن اگر فرض نماز کی جماعت یا نماز کا وقت ہو تو پہلے فرض نماز ادا کریں ۔اور پھر طواف شروع کریں ۔ نیز طواف سے پہلے تحیۃ المسجد ادا کرنا خلافِ سنّت عمل ہے ۔

طواف کا طریقہ = ۱۔طواف کے لئے باوضو اور پاک ہونا شرط ہے اگر درمیان میں وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرکے طواف وہاں سے شروع کریں جہاں سے چھوڑا تھا ۔۲۔طواف سے پہلے دل میں طواف کی نیت کریں ۔۳۔ مرد اپنے اوپر اوڑھنے والی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں ، اسے (اضطباع) کہتے ہیں ۔ یہ صرف طواف کے لئے ضروری ہے عام حالات میں یہ ضروری نہیں ہے ۔ بالخصوص نماز کی ادائیگی کے وقت کندھا ننگا نہیں رکھنا چاہیئے ۔۴۔طواف " حجرِ اسود" سے شروع کریں ۔۵۔"بسم الله أللهأكبر " کہہ کر حجرِ اسود کا بوسہ لیں ، اگر بوسہ لینا ممکن نہیں کہہکر دایاں یا ہاتھ یا چھڑی لگائیں اور اسے چوم لیں ۔اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو دور سے حجرِ اسود کے برابر آکر اشارہ کردیں اور ہاتھ کو نہ چومیں اور ایسا ہر" شوط"(چکّر)میں کرنا ضروری ہے ۔۶۔طوافِ قدوم کے پہلے تین چکّروں میں مرد چھوٹے چھوٹے تیز قدموں کے ساتھ پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلیں اور اسے "رمل" کہتے ہیں ۔لیکن عورتیں اپنی عام (نارمل) رفتار میں چلتی ہوئی طواف کریں ۔۷۔اگر ممکن ہو تو رکنِ یمانی (یعنی حجرِ اسود سے پہلے والا کونا) کو بھی ہاتھ لگائیں اور اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ کرنا ضروری نہیں ہے ۔۸۔طواف کے ہر چکّر کے لئے علیحدہ علیحدہ کوئی مخصوص دعا نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے ، بلکہ طواف کے دوران جو بھی دعا آپ چاہیں کرسکتے ہیں ۔اور اگر عربی میں دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں بھی دعا کی جاسکتی ہے ۔اور اسی طرح طواف کے دوران

میں اللہ کا ذکر، نبی ﷺ پر درود، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرواذکار کریں۔۹۔رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنّت ہے۔ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃوفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔۱۰۔اس طرح سات چکّر پورے کریں،اوراس کے بعدمقامِ ابراہیم کے پیچھے مسجد الحرام میں جہاں بھی جگہ ملے دورکعت نفل ادا کریں۔(دل میں نیت طواف کے نفلوں کی کریں) پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعدسورت''قل یا ایھا الکافرون''اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد''قل ھواللہ''پڑھنا سنت ہے،اور یہ نفل کسی بھی وقت یعنی فجر کی نماز اورعصر کی نماز کے بعدبھی ادا کئے جاسکتے ہیں۔۱۱۔نفل ادا کرنے کے بعد آبِ زمزم پینا اور سر پر ڈالنا چاہیئے ،کیونکہ یہ شفا ہے،نبی اکرمﷺ نے فرمایا ہے کہ''آبِ زمزم جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالی پوری کردیتا ہے''آبِ زمزم کھڑے ہوکر پینا ضروری نہیں۔

3

سعی =آبِ زمزم سے فارغ ہوکر حجرِ اسود کا استلام کرکے صفا پہاڑی کا رُخ کریں اوراس پر چڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھیں''إن الصّفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ''اور یہ الفاظ کہیں''أَبْدَأُ بِمَا بَدَءَ اللہ بِہٖ''کہ میں وہیں سے شروع کررہا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔۲۔صفا پہاڑی پر کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف منہ کرکے تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں''اللہأکبر أللہأکبر أللہأکبر ،لا إلہ إلّا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کلّ شیءٍ قدیر .لا إلہ إلاّاللہ وحدہ أنجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الأحزاب وحدہ ''اس کے بعد جو جی چاہے اورجس زبان میں ممکن ہو دعا کریں۔۳۔صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چل پڑیں اور راستے میں ذکرواذکار دعائیں کرتے جائیں اور اس دوران کوئی مخصوص دعا نہیں بلکہ جو چاہیں اللہ سے مانگیں۔راستے میں جاتے ہوئے دوسبز نشان اور لائٹیں (ٹیوبیں) آئیں گی،ان کے درمیان مرد ہلکا سا دوڑیں اورعورتیں عام رفتار سے گذریں اور پھر مروہ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے وہی آیت''إن الصّفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ''جوصفا پر چڑھتے ہوئے پڑھی تھی پڑھتے ہوئے مروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کرکے تین مرتبہ وہی دعا پڑھیں جوصفا پر پڑھی تھی،اس طرح آپ کا ایک چکر مکمل ہوگیا۔پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر اس طرح سات چکر لگائیں اور آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا،اس طرح سعی مکمل ہوجائے گی۔ہر چکر میں آیت اور دعا تین دفعہ پڑھنی چاہیئے۔سعی کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے۔۴۔سعی مکمل کرلینے کے بعد اپنے سر کے بال منڈوائیں تو افضل ہے،لیکن اگر چھوٹے کرادیں تو جائز ہے۔لیکن پورے سر کے بال منڈوائیں یاتقصیر کروائیں۔اورعورتیں اپنے بالوں کو جمع کرکے آخر سے ایک انچ کے برابر کاٹ لیں۔اسطرح آپ کا عمرہ مکمل ہوجائے گا۔اب آپ غسل کرکے اپنا عام سلا ہوا لباس وغیرہ استعمال کرسکتے ہیں اوراحرام کی پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔یادرہے کہ عمرہ سال میں کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے،جب کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جاسکتا ہے۔

حج کا طریقہ =حج کی تین قسمیں ہیں۔۱۔حجِ قران=یعنی حج اورعمرہ کا احرام اکھٹے باندھنا،ایک ہی احرام کے ساتھ دونوں کو بجالانا،اس کے لئے قربانی ضروری ہے۔۲۔حج افراد=صرف اکیلے حج کا احرام باندھنا۔۳۔حج تمتّع =حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کا احرام باندھنا اورعمرہ کرکے احرام کھول دینا اور پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھ کر مناسکِ حج ادا کرنا۔

حج تمتع =چونکہ یہ افضل بھی ہے اوراس میں سہولت بھی ہے اس لئے پہلے اسی کا طریقہ درج کیا جاتا ہے۔حج تمتع کے لئے حج کے مہینوں (شوّال+ذوالقعدہ +ذوالحجہ کے دس دن)میقات سے احرام باندھ کر مذکورہ بالا طریقے کے مطابق عمرہ ادا کیا جائے اورعمرہ کے بعد احرام کھول دیں اور میقات سے باہر نہ جائیں۔اور پھر حج کے دنوں میں مندرجہ ذیل امور سرانجام دیں۔

1

)۸ ذی الحجہ = جسے''یوم الترویہ''کہتے ہیں،غسل کرکے اپنی رہائش گاہ سے اسی طرح احرام باندھیں جس طرح عمرہ کے لئے میقات سے احرام باندھا تھا۔یعنی مرد دوسفید بغیر سلی ہوئی چادریں اورعورتیں عام صاف ستھرے پاک لباس میں۔۲۔ان الفاظ کے ساتھ حج کی نیت کریں''اَللّٰھمّ لبّیک بحجّۃ'' ۳۔نیت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں لاگو ہوجائیں گی جو کہ پہلے گذر چکی ہیں۔۴۔احرام کے بعد نیت کے ساتھ ہی اسطرح تلبیہ کہنا شروع کردیں جس طرح میقات سے کیا تھا''لبیک اللھم لبیک ، لبیک لاشریک لک لبیک ، ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک''یہ تلبیہ دس ذی الحجہ جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے تک جاری رہے گا۔۵۔احرام باندھ کر منٰی آجائیں اور وہاں قیام کریں ۸ ذی الحجہ، ظہر،

عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اپنے اپنے وقت پر قصر کرکے ادا کریں۔ یعنی چار رکعت والی نماز بجائے چار کے دو رکعت ادا کریں اور اسی طرح ۹ ذی الحجہ کی صبح کی نماز بھی وہیں منٰی میں ادا کریں۔

2

)۹ ذی الحجہ = ا۔ جسے یومِ عرفہ کہتے ہیں صبح کی نماز منی میں ادا کرکے طلوعِ آفتاب کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے ''منٰی'' سے میدانِ عرفات کی طرف چل پڑیں۔ ۲۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ زوال سے پہلے ''وادی نمرہ'' میں جو کہ ''مسجد نمرہ'' کی محراب والی جگہ ہے وہاں قیام کیا جائے۔ ۳۔ زوال کے بعد امام صاحب ''خطبہء حج''ارشاد فرمائیں گے، اس کے بعد اذان ہوگی امام صاحب دونوں نمازیں قصر کرکے جمع تقدیم کے ساتھ پڑھائیں گے۔ پہلے ظہر کے لئے اقامت ہوگی اور ظہر کی دو رکعتیں اور پھر عصر کے لئے اقامت ہوگی اور اس کی دو رکعتیں ادا کی جائیں گی اور یہی سنت طریقہ ہے۔ میدانِ عرفات میں ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا خلافِ سنت ہے۔ ۴۔ نمازوں سے فراغت کے بعد میدانِ عرفات میں داخل ہوجائیں، مسجد نمرہ کے سنٹر میں بڑے بڑے بورڈ آویزاں ہیں جن پر لکھا گیا ہے کہ یہاں سے میدانِ عرفات کی حدود کا آغاز ہوتا ہے، اسی طرح میدانِ عرفات کے چاروں طرف بھی علامات مقرر کردی گئی ہیں جن کے اندر داخل ہونا ضروری ہے، جو میدانِ عرفات میں داخل نہ ہوسکا، باہر رہا اس کا کوئی حج نہیں ہے۔ ۵۔ میدانِ عرفات دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے، اللہ تعالی سے جی بھر کر دعائیں کریں، ذکر واستغفار، تکبیر تہلیل تحمید اور بکثرت نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھیں، میدانِ عرفات کی بہترین دعا ''**لا إله إلّا اللہ وحده لاشريک له له الملک وله الحمد وهو على كل شيء قدير** '' ہے۔ اسی طرح تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔ ٦۔ جب ''یومِ عرفہ'' کا سورج غروب ہوجائے نمازِ مغرب ادا کئے بغیر تلبیہ پڑھتے ہوئے میدانِ عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجائیں وقت ہوجانے کے باوجود نمازِ مغرب وہاں ادا نہ کریں بلکہ مزدلفہ میں عشاء کی نماز کے ساتھ جمع تاخیر کے ساتھ پڑھیں، عشاء کی نماز قصر کی جائے گی اور رات بھر مزدلفہ میں آرام وقیام کریں۔

۱۰/ ذی الحجہ = جسے یوم النحر کہتے ہیں۔ ا۔ فجر کی نمز کے بعد مشعر الحرام کے پاس آجائیں، اللہ کا ذکر اور دعائیں کریں، اور سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے'' مزدلفہ سے منٰی کے لئے روانہ ہوجائیں اور راستے میں تلبیہ پڑھتے رہیں اور ذکر واذکار میں مشغول رہیں۔ لیکن کمزور، بیمار بوڑھے، عمر رسیدہ لوگ اور خواتین اور بچّے اور انکے مصاحبین کے لئے اجازت ہے کہ وہ ہجوم سے بچنے کے لئے نصف رات کے بعد مزدلفہ سے منی کی طرف روانہ ہوسکتے ہیں، لیکن جمرہء عقبہ کو کنکریاں سورج کے نکلنے کے بعد ہی ماریں گے، راستے میں وادی محسّر آئے گی جہاں سے تیزی کے ساتھ گذرنا چاہیئے۔ ۲۔ منٰی اور مزدلفہ کے راستے سے آپ کسی بھی جگہ سے کنکریاں اٹھا سکتے ہیں، لیکن انکو دھونا خلافِ سنّت ہے۔ ۳۔ جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کے کے پاس پہنچ کر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں سے بیت اللہ آپکے بائیں جانب اور منٰی دائیں جانب ہو، یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ'' اللہ اکبر'' کہیں، یاد رہے کہ ہر کنکری یا تو ستون کو لگے یا پھر حوض کے اندر گرے، اس سے باہر گرنے والی کنکری شمار نہیں ہوگی۔ اب تلبیہ ختم کردیں۔ ۴۔ قربانی = قربانی خود کرنی ہے تو ذبح کریں ، گوشت خود بھی کھائیں اور فقراء ومساکین کو بھی کھلائیں، لیکن اگر قربانی کی رقم جمع کراچکے ہیں یا کسی کے ذمّے لگا چکے ہیں تو جائز ہے۔ ۵۔ حلق یا تقصیر = اس کے بعد مرد اپنے سر کے پورے بال منڈوائیں تو یہ افضل ہے اگر تقصیر یعنی سارے سر کے بال چھوٹے کروائیں تو بھی جائز ہے، البتہ عورتیں اپنے بالوں کو جمع کرکے آخر سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔ تو اب آپ احلرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجائیں گے، غسل کرکے تمام لباس پہن لیں، اسے التحلل الأول کہتے ہیں یعنی ازدواجی تعلقات کے علاوہ سب کچھ حلال ہے جو احرام کی وجہ سے ممنوع تھا۔

٦۔ طوافِ افاضہ = اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں، حج تمتع کرنے والا اس طواف کے ساتھ صفا مروہ کی سعی بھی کریگا، اسی طرح اکیلا حج کرنے والا ''مفرد'' طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کرچکا ہو تو وہ بھی سعی کرے گا، اس طواف اور سعی کے بعد حاجی مکمل طور پر حلال ہے، حتّی کہ اسکی بیوی بھی اس کے لئے حلال ہوجاتی ہے۔ ۷۔ منٰی میں رات گذارنا = زمزم کا پانی پیئیں اور منٰی کی طرف چل پڑیں، رات منٰی میں گذارنا واجب ہے۔ نوٹ: یہ واضح رہے کہ اس روز کے تمام اعمال میں تقدیم تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ا

ا/ ذی الحجہ = کو زوال یعنی سورج کے ڈھل جانے کے بعد پہلے جمرہ صغرٰی (چھوٹے شیطان) پھر وسطٰی (درمیانے شیطان) پھر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ'' اللہ اکبر'' کہیں، کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ آپ کے بائیں جانب اور منٰی دائیں جانب ہو۔ نیز جمرہ صغرٰی کو کنکریاں مارنے کے بعد دائیں جانب کھڑے ہوکر قبلہ رُخ ہوکر دعا کریں اور جمرہ وسطٰی کو کنکریاں مارنے کے بعد بائیں جانے قبلہ رخ کھڑے ہوکر

دعا کریں اور جمرہ عقبہ کے بعد دعا کے لئے کھڑے نہ ہوں بلکہ واپس آ جائیں ،یہی نبی اکرمﷺ کی سنت ہے ۔نوٹ =معذور اور کمزور افراد کے طرف سے کوئی دوسرا شخص نیابۃً کنکریاں مار سکتا ہے ۔اور یہ رات بھی منیٰ میں گذارنا واجب ہے ۔

١٢/ ذی الحجہ = ١۔اس روز بھی زوال کے بعد اسی طرح تینوں جمرات کو باری باری سات سات کنکریاں مارنے کے بعد واپس آ جائیں ،جس طرح کہ ١١/ تاریخ کو ماری تھیں ۔٢۔جو حاجی ١٢/ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد واپس آنا چاہیں تو آ سکتے ہیں ، بشرطیکہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل آئیں ،اگر سورج غروب ہوجائے تو پھر وہ رات بھی منیٰ میں بسر کرنا اور ١٣/ ذی الحجہ کو بعد زوال کنکریاں مارنا ضروری ہوگا ۔٣۔اب حاجی کے ذمّے اعمالِ حج میں سے ایک واجب باقی ہے ،یعنی طوافِ وداع ،لیکن حیض یا نفاس والی عورت پر طوافِ وداع واجب نہیں ہے ۔

زیارتِ مدینہ منورہ = ١۔مسجد نبوی کی زیارت کے لئے جے حاجی مدینہ طیّبہ پہنچے تو باوضو ہوکر مسجد نبوی میں آئے ، دو رکعت نماز ''تحیۃ المسجد'' ادا کرے اور پھر مواجہ شریف کے سامنے نبی اکرمﷺ پر درود پڑھے ،کیونکہ آپﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالی دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں ،پھر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کرے اور اگر اپنے لئے دعا کرنا چاہتا ہے تو قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالی سے دعا کرے ۔اور کوشش کرے کہ زیادہ وقت مسجد نبوی میں بسر کریں ، کیونکہ ایک نماز پڑھنے سے ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۔٢۔بعض لوگ یہاں پر چالیس نمازیں ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اسے حج کا ہی حصّہ سمجھتے ہیں یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں حج کا حصّہ نہیں اور نہ ہی ان کی تعداد واجب یا سنت ہے ۔٣۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصّہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغ ہے'' اس لئے یہاں بیٹھنا ،نفل ادا کرنا ،تلاوت کرنا ، نبی ﷺ پر درود پڑھنا باعثِ سعادت ہے ،لیکن کوئی یہاں نہ پہنچ سکے تو اس کے حج میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ۔٤۔اپنے گھر سے غسل کر کے ''مسجد قبا'' جا کر دو رکعت نفل نماز ادا کرنے سے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے ،لھذا یہ ثواب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔٥۔''بقیع الغرقد'' جو مدینہ منورہ کا قبرستان ہے اسکی زیارت مسنون ہے ،جیسا کہ باقی قبرستانوں کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے تاکہ انسان کو اپنی موت یاد رہے ،اس کا بڑا گیٹ بند رہتا ہے ،نمازِ عصر سے لیکر مغرب تک کُھلتا ہے ،لھذا وہاں بھی زیارت کے لئے جائیں اور اپنی آخرت اور موت کو یاد کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کریں ۔